السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعات کی بجائے دو رکعت سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں ؟ (وضاحت فرمائیں)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ظہر کی نماز سے پہلے رسول اکرم چار رکعت پڑھتے اور کبھی دو رکعت پڑھ لیتے۔ دونوں طرح رسول اللہ سے مروی ہے جیسا کہ صحیح بخاری باب الرکعتان قبل اظہر میں ہے۔

[(عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال حفظت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر رکعات رکعتین قبل الظہر زرکعتین بعدہا.))

'' عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم سے دس رکعتیں یاد کی ہیں۔ دو رکعات ظہر سے پہلے اور دو رکعات ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد میں، اور دو رکعتیں عشاء کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے '' (بخاری ۲/۵۲، مسلم ۵۰۴/۱ (۷۲۹)
سیدہ عائشہ سے مروی ہے :

((أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لایدع أربعا قبل الظہر))

'' نبی اکرم ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے '' (بخاری ۲/۵۲)
سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا رضی اللہ تعالی عنہا اور سیدنا ابن عرم رضی اللہ تعالی عنہ کی مذکورۃ الصدر دونوں احادیث میں کوئی تعارض نہیں۔ حافظنا بن حجر عسلقانیؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

"والأولی أن یحمل علی حالین فکان تارة یصلی اثنین وتارة یصلی أربعا وقیل ہو محمول علی انہ کان فی المسجد یقتصر علی رکعتین وفی بیتہ یصلی أربعا "

'' بہتر یہ ہے کہ ان احادیث کو دونوں حالتوں پر محول کیا جائے۔ آپ کبھی ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور کبھی چار رعکات۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور مسجد میں دو رکعتیں ''۔ (بحوالہ فقہ النسة ۱۸۷/۱، نیل الاطوار ۳/۱۸)
سیدناہ ابن عمر اور سیدنا ئشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے جیسا دیکھا ویسا بیان کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چار رکعتیں پڑھنے کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

((عن عائشة قالت : کان یصلی فی بیتی قبل الظہر أربعا))

'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے تھے ''۔ (مسلم ۵۰۴،۷۳۰-73۔ ابوداوَد ۱۲۵۱)
مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھنا چاہئے تو وہ پڑھ سکتا ہے۔ اگر چار پڑھے تب بھی درست ہے۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ